REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ رتبوک (ستمبر) سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں الفضل مجریہ ۲۰ رتبوک (ستمبر) سے ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور پُرنور کو صحت و سلامتی سے رکھے اور روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۸ رتبوک (ستمبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے گھٹنے میں آرتھرائٹس کی تکلیف نے گزشتہ دنوں بہت زیادہ شدت اختیار کر لی تھی۔ جس کی وجہ سے بہت سی مصروفیات متاثر ہوئیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ تکلیف میں پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت و شفایابی سے نوازے۔ آمین۔

★ مقامی طور پر تمام درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

ہفت روزہ

ایڈیٹر:- منور رشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
حالک غیر بذریعہ جہری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516

جلد ۳۰ — شمارہ ۴۰

۲ رذوالحجہ ۱۴۰۱ھ — ۱۰ رخاء ۱۳۶۰ ہش — ۱۰ رکتوبر ۱۹۸۱ء

نجی میں یکم تجارتی میلے کے ذریعے جماعت کی انتہائی کامیاب اشاعت

میلے کے جلوس میں جماعت احمدیہ کی دین کے ذریعے قریباً ۲۵ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا!

نجی کے مبلغ مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب شہید مرحوم کی میدانِ تبلیغ سے الفضل کو بھیجی ہوئی آخری رپورٹ

کار کے ایک ایکسیڈنٹ میں شہید ہونے والے جزائر فجی کے مبلغ احمدیت مکرم حافظ ملک عبدالحفیظ صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی آخری رپورٹ ان کی وفات کی اطلاع کے ساتھ ہی موصول ہوئی۔ اس رپورٹ میں مرحوم نے لکھا تھا کہ فجی کے ایک شہر ناندی میں ایک میلے کے جلوس میں جماعت احمدیہ نے شرکت کر کے قریباً ۲۵ ہزار افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ الحمد للہ۔

تبلیغ حق کا یہ فریضہ جو مکرم حافظ صاحب مرحوم نے نہایت کامیابی سے سرانجام پایا ہے [illegible] ہے کہ فجی کے ایک بڑے شہر ناندی میں [illegible] جولائی ایک میلہ لگایا جاتا ہے [illegible] رمضان المبارک کے دن تھے [illegible] جماعت احمدیہ میلے میں اپنا سٹال [illegible] سکی۔ البتہ مہینے کے آخری روز جلوس میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ جلوس بھی اس میلہ کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ جس میں شریک کاروباری اور دیگر ادارے اپنی اپنی مصنوعات کی اشاعت اس جلوس کے ذریعہ کرتے ہیں۔ مختلف گاڑیوں پر بینرز وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔ اور گاڑیوں کا یہ جلوس سارے شہر کا چکر لگاتا ہے۔

ناندی شہر میں انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے جس کی وجہ سے یہ جگہ سیاحوں اور دیگر لوگوں کی آمد و رفت کا مرکز بنی رہتی ہے۔ اس شہر میں ایک تجارتی میلہ لگایا جاتا ہے۔ جس کا نام بُولا فیسٹیول (BULA FESTIVAL) ہے۔

امیر صاحب فجی کی اجازت سے اس جلوس میں شرکت کی گئی۔ ایک دوست کی وین پر ایک لکڑی کا بڑا سا فریم لگایا گیا۔ جس پر سامنے بڑے موٹے الفاظ میں لکھا تھا:

THE PROMISED MESSIAH HAS COME

اس کے نیچے دوسرے رنگ میں اس کا مقامی کیوبیتی زبان میں ترجمہ تھا۔ جس کو مقامی کیوبیتی نوجوان بڑے زور کے ساتھ اونچی آواز میں پڑھتے تھے۔ جیسے وہ ہماری طرف سے یہ اعلان کر رہے ہوں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

تجارتی اداروں اور کمپنیوں کی مال و زر اکٹھا کرنے کی مادی جستجو کے درمیان یہ روحانی اعلان اتنا عجیب اور حیران کن تھا کہ سارے جلوس میں نمایاں طور پر ممتاز تھا۔ رپورٹ میں لکھا ہے کہ اس جلوس کو دیکھنے کے لئے عام شہریوں کے علاوہ سینکڑوں کی تعداد میں سیاح بھی موجود تھے۔ بعض کی یہ حالت تھی کہ حیرانی کے عالم میں گم سم کھڑے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے یہ انسان نہیں بلکہ پتھر کے بُت ہیں۔ اور اُن کی نظریں جماعت احمدیہ کے اس بڑے پوسٹر پر ہیں جس پر نیچے ایک طرف لکھا تھا:

TEACHING OF PEACE
THE HOLY QURAN

یعنی قرآن امن کی تعلیم دیتا ہے۔ اور دوسری طرف سُرخ اور سبز رنگ میں لکھا تھا:

TEACHER OF PEACE
MASTER PROPHET
MOHAMMAD, PEACE AND BLESSINGS ON HIM.

اس کے دائیں طرف بڑا لمبا چوڑا بینر تھا جو خدائے واحد اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کر رہا تھا۔ اس پر لکھا تھا:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس کے نیچے موٹے موٹے انگریزی حروف میں کلمہ طیبہ کا ترجمہ دیا گیا تھا۔ اور اس کے نیچے "احمدیہ مشن فجی" کے نام کا بینر لٹک رہا تھا۔

دوسری طرف سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات پر مشتمل امن اور محبت کا یہ پیغام درج تھا

ISLAM MESSAGE OF PEACE LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE.

ان الفاظ کا ترجمہ مقامی کیوبیتی زبان میں جلی حروف میں اس کے نیچے درج کیا گیا تھا۔ پچھلی سمت آٹھ فٹ لمبا اور چار فٹ چوڑا بورڈ آویزاں کیا گیا تھا جس کے اوپر موٹے موٹے حروف میں لکھا تھا:

MESSAGE OF

اس کے نیچے دین حق کا تعارف درج تھا اور اس کے نیچے جلی حروف میں لکھا تھا

AHMADIYYAT IS TRUE

اس کے بعد سیدنا حضرت اقدس کی ایک تحریر کا انگریزی ترجمہ درج تھا۔

یہ جلوس ایک سکول سے شروع ہوا اور شہر کی درمیانی بڑی سڑک سے ہوتا ہوا شہر کے دوسرے سرے تک جا پہنچا۔ وہاں سے واپسی پر اسی راستہ سے ہوتا ہوا ایک بڑے وسیع میدان "پرنس چارلس گراؤنڈ" میں آکر ختم ہوا۔ ایک میل کا یہ راستہ لوگوں سے پوری طرح بھرا پڑا تھا۔ بعض جگہ پولیس کو لوگوں کو پیچھے ہٹانا پڑا۔

محترم حافظ صاحب مرحوم جماعتی وین کے ساتھ شیروانی، شلوار اور ٹوپی میں ملبوس ساتھ ساتھ پیدل چلتے رہے۔ جلوس بھی پیدل چلنے کی رفتار سے چلتا رہا۔ چند عام اور اطفال بھی ساتھ ساتھ چلتے رہے۔ اور فٹ پاتھ پر کھڑے لوگوں میں لٹریچر تقسیم کرتے رہے۔ اس طرح قریباً ۲ ہزار افراد کو لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد گراؤنڈ میں جا کر [illegible] گاڑیاں کھڑی کر دی گئیں۔ یہاں پر میدان کی افتتاحی کارروائی ہوئی۔ انعامات تقسیم کئے گئے [illegible] لگانے والوں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔ جلوس میں شرکت کرنے والی جماعت احمدیہ کی وین کو بھی سرٹیفکیٹ دیا گیا۔ اور جلوس میں جماعت احمدیہ کی شرکت پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ قریباً سبھی حلقوں کی طرف سے حیرت اور خوشی کے ملے جُلے جذبات کا اظہار دیکھنے میں آیا۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ وہ سرزمین فجی کو جلد تر اپنے حق کے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۹ ستمبر ۱۹۸۱ء)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ
بدر قادیان
مورخہ یکم اخاء سنہ ۱۳۶۰ ہش

خانۂ کعبہ کی خدمت اور روحانی عظمت کے تقاضے

حج بیت اللہ شریف ـــــ اسلام کا وہ پانچواں اہم اور بنیادی رکن ہے جس کی سعادت کے حصول کی خواہش ہر مومن کے دل میں رہ رہ کر انگڑائیاں لیتی ہے۔ اور جس کے پُرکیف اور انتہائی روح پرور تصور کے ساتھ ہی اس کا مرغِ تخیل انوار و برکاتِ سماوی سے معمور وادیٔ مکہ کی اُن وفاؤں میں محوِ پرواز ہو جاتا ہے جو اس سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے نقطۂ مرکزی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور جن کی غیر معمولی عظمت و رفعت کے اظہار کے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں مکہ معظمہ کو مختلف پُرشوکت ناموں سے یاد فرمایا ہے۔ مثلاً :-

۱ ـــ جس طرح سورۃ فاتحہ کو اُمّ الکتاب کہا گیا ہے بعینہٖ وادیٔ مکہ کو "اُمّ القریٰ" ـــ (سورۃ انعام : ۹۳) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں "ملث" کے معنی ماں کی چھاتیوں سے بچہ کے دُودھ چُوسنے کے ہیں۔ گویا وادیٔ مکہ اپنے اندر تمام دُنیا کے لئے رُوحانی غذا کا وافر سامان رکھنے کے باعث اس مادرِ مہربان کی مانند ہے جس کی چھاتیوں سے ہمیشہ روحانیت کا شیریں اور لذیذ دُودھ پیا جاتا رہے گا۔

۲ ـــ قرآن حکیم میں مکہ کو "اَلْبَلَدِ الْاَمِیْنِ" (سورۃ التین : ۴) بھی کہا گیا ہے۔ اس نام میں اللہ تعالیٰ نے اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ یہ مقدس بستی نہ صرف دُوسروں کو امن دے گی بلکہ خود بھی ہر نوع کے فتنہ و فساد سے مامون رہے گی۔

۳ ـــ اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ کا تیسرا نام "اَلْبَیْتُ الْعَتِیْقِ" (سورۃ حج : ۳۰) رکھا ہے۔ نام بتا رہا ہے کہ یہ وہ گھر ہے جو اپنے زمانہ، مکان اور شرف و بزرگی کے اعتبار سے دُنیا کے سب گھروں سے بلند اور ممتاز ہے۔ پھر "عتیق" کے ایک اور معنی "ہر قسم کی قید اور غلامی سے آزاد ہونا" بھی ہے۔ چنانچہ آج تک یہ شرف صرف بیت اللہ شریف کو حاصل رہا ہے کہ ہمیشہ آزاد رہا۔ اور کوئی غیر اس پر کبھی اپنا تسلط نہیں جما سکا۔

۴ ـــ بیت اللہ کا ایک نام قرآن حکیم میں "البیت الحرام" (سورۃ المائدہ : ۹۸) یعنی "عزت و حرمت والا گھر" رکھا گیا ہے۔ اس نام میں اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کی دائمی عظمت و حرمت کی پیشگوئی کر کے یہ بتایا ہے کہ یہ عظمت و حرمت اللہ تعالیٰ کی ہستی، قرآن مجید کی حقانیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ہر زمانہ میں تابندہ نشان رہے گی۔

قرآن حکیم میں بیان شدہ خانہ کعبہ کے یہ سب نام اس کی غیر معمولی عظمت و رفعت کی نشاندہی کر کے اس حقیقت کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ اس درجہ عظیم اور بلند تر رُوحانی منصب و مقام کے حامل اس مرکزِ توحید کی تعمیر یقیناً بہت سے عظیم القدر اغراض و مقاصد کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔ اور چونکہ خانہ کعبہ کی حرمت اور رُوحانی عظمت آسمانی وعدوں کے مطابق دائمی حیثیت رکھتی ہے اس لئے اس کی تعمیر کے جلیل القدر رُوحانی اغراض و مقاصد کو پُورا کرتے چلے جانے کی اہم ترین ذمہ داری بھی ہر دَور کے مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۲ مارچ تا ۳۰ جون ۱۹۶۷ء کے دوران ارشاد فرمودہ اپنے رُوح پرور خطباتِ جمعہ کے تسلسل میں اس وسیع مضمون پر نہایت لطیف اور مؤثر پیرایہ میں روشنی ڈالتے ہوئے تعمیرِ خانہ کعبہ کے اُن ۲۳ مہتم بالشان اغراض و مقاصد کی نشاندہی فرمائی تھی جن میں سے ایک اہم مقصد حج بیت اللہ شریف بھی ہے۔ اپنے ان رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبات کے آخر میں حضورِ پُرنور نے موجودہ زمانہ میں ان رفیع الشان اغراض و مقاصد کو صحیح رنگ میں پورا کرنے سے متعلق افرادِ جماعتِ احمدیہ پر عائد ہونے والی عظیم القدر ذمہ داریوں سے بھی آگاہ فرمایا تھا۔ آج جبکہ عالمِ اسلام کے لاکھوں خوش نصیب فرزند اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے حج بیت اللہ شریف کی مقبول عبادات بجالانے میں مصروف ہیں، آئیے ـــ ہم جو سرِدست اس سعادت سے محروم ہیں، اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے بصیرت افروز الفاظ میں اپنی ان عظیم ذمہ داریوں کو پھر سے اپنے ذہنوں میں مستحضر کریں۔ حضور نے فرمایا :-

"یہ تیئیس ۲۳ مقاصد ہیں جن کا تعلق بیت اللہ کی از سرِ نو تعمیر سے ہے .....

ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑے زور کے ساتھ مجھے اس طرح متوجہ کیا کہ موجودہ نسل کا جو تیسری نسل احمدیت کی کہلاتی ہے صحیح تربیت پانا غلبۂ اسلام کے لئے اشد ضروری ہے ..... خدا یہ چاہتا ہے کہ قوم کے بزرگ بھی اور قوم کے نوجوان بھی، قوم کے مرد بھی اور قوم کی عورتیں بھی اس حکمتِ الٰہی کو سمجھنے لگیں جس حکمتِ الٰہی کا تعلق خانۂ کعبہ کی بنیاد سے ہے ..... (پس) ہمیں ہر گھر کی تطہیر کرنی پڑے گی۔ تاکہ ہر گھر میں پرورش پانے والا خدا کا سپاہی بنے اور اس کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو ..... (اور) اس ماحول میں وہ نسل پیدا ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس پر اپنی جانیں اور اپنے اوقات اور اپنی عزتیں اور اپنے اموال ..... قربان کرنے والے ہوں"

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عظیم تر ذمہ داریوں کو پہچاننے اور انہیں بطریق احسن پُورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

خورشید احمد انور

حسن و عشقِ قرآن و کلامِ خداوند ذوالجلال

نتیجۂ فکر مکرم سید ادریس احمد شاد عاجز جرمانی۔ ربوہ

قرآن ہے کلام خداوندِ ذوالجلال ! — خوبی و حسن کا اک مرقع ہے بے مثال
آئینہ جس میں منعکس اللہ کا جمال — گنجینہ جس میں ہے نہاں علم اور کمال
بھیجی ہے انسان کا سامان ہے اس میں
ہر درد و الم رنج کا درمان ہے اس میں

غارِ حرا میں پوشیدہ تھے سرورِ انس و جاں — سجدہ کناں بقلبِ حزیں چشمِ خونفشاں
تنہائیوں میں پیشِ حق وہ آہ و زاریاں — گریہ و بکا کے آنکھوں سے آنسو رواں
تھا اضطرابِ قلبِ محمد کا یہ اثر
تسکین دینے عرش سے آیا خبر اثر

عرفان و علمِ حق کا ہے اک بحرِ بے کنار — برکات اور فیوض ہیں بیرون از شمار
الفاظ اس کے گویا ہیں دُرہائے آبدار — شیطان کے وسوسوں کیلئے ہے یہ دافع الفقار
بامِ مراد وصل کا قرآں ہے زینہ
ہر شک و ریب سے ہے بس پاک ہے یہ بینہ

قرآں نے وحشیوں کو ہے انسان بنایا — انسان بنا کر انہیں دی شان بنایا
عالم کو اپنے وقت کا سلطان بنا دیا — عشاقِ صنم کو بندۂ رحمان بنایا
قرآں سے حاصل دہر میں ہر جاہ اور عظمت
قرآن مومنوں کے لئے باعثِ شوکت

صدیقؓ سے کمالِ محمدؐ ہے ضوفشاں — فاروقؓ سے جلالِ محمدؐ ہوا عیاں
عثمانؓ باوقار میں نورِ نبیؐ نہاں — حیدرؓ کے نُور سے ہے معطر مشامِ جاں
قرآں کے شجر کے یہ سب شیریں ثمر ہیں
حیرت کے کھڑے تکتے انہیں شمس و قمر ہیں

جاری ہیں اب بھی اسی طرح قرآں کی برکات — ہے باعثِ خوشنودیٔ ربِّ سماوات
ٹل جاتے اس کے پڑھنے سے آلام و آفات — مٹ جاتے اس سے اب بھی ہیں انسان کے سیئات
قرآں کے متبعین کو خدا دیتا ہے انعام
بس اس کے فضل سے وہ ہوئے مورد الہام

خطبہ جمعہ کا ملخص

اپنی نگاہوں سے ہر وہ چیز گرا دیں جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا

ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الرسول، النبی اور الامی ہیں!

جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پُرمعارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ

فرمودہ مورخہ ۱۱ تبوک ۱۳۶۰ ہش مطابق ۱۱ ستمبر ۱۹۸۱ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

ربوہ ۱۱ تبوک (ستمبر)۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پُرعظمت مقام کی نہایت بصیرت افروز رنگ میں وضاحت فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرسول، النبی اور الامی ہیں۔ آپ نے ان تینوں اصطلاحوں کی وضاحت فرماتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیع الشان مقام پر نہایت روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ اور احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ اپنی زندگیوں میں سے ہر اس چیز کو نکال باہر کریں جس کو ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا۔!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کراچی میں قریباً تین ہفتہ قیام فرمانے اور ربوہ واپس تشریف لانے کے بعد آج یہاں پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آج مسجد اقصیٰ میں حاضری معمول سے زائد تھی۔ حضور انور کا خطبہ سننے اور حضور کی اقتداء میں نماز باجماعت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے احباب جماعت ربوہ کے باہر سے بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور پُرنور نے خطبہ کے آغاز میں تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ پچھلے ہفتے یعنی کراچی میں حاضرین کو یہ خیال آیا کہ ہماری جماعت کے بنیادی عقائد پر بھی بات ہونی چاہئے تاکہ جو جماعت میں نئے شامل ہونے والوں اور شعور کی عمر کو پہنچنے والے نئی نسل کے بچوں کو ان کے متعلق پوری آگاہی حاصل ہو۔ اور صحیح عقائد میں بدعات داخل نہ ہو سکیں۔ حضور نے بتایا کہ اس سے قبل کراچی میں اپنے خطبات میں حضور انور اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات اور قرآن پاک کے عظمتوں کے بارے میں جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی وضاحت فرما چکے ہیں۔ آج کے خطبہ میں حضور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان کے بارے میں جماعت احمدیہ کے عقیدہ کا ذکر فرمایا۔

اپنے پچھلے خطبات کا خلاصہ بتاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ پہلے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا۔ اس کا خلاصہ ایک جملے میں یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات میں بے مثل ہے اور ہر قسم کی کمزوریوں سے پاک اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ قرآن کریم کے متعلق حضور نے عقیدہ کا خلاصہ ۲۶ نکات میں بیان فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے انسانی ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے۔ اپنی وسعت میں ہر ضروری چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے اپنے سے باہر کسی شے کی محتاج نہیں۔ قرآن سے باہر کوئی چیز نہیں۔ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہو۔ فطرت اور عقل کو تسلی دلانے والا محکمتوں کا خزانہ، قیامت تک اس لئے پڑھی جانیوالی کتاب کہ اس کی ضرورت قیامت تک کے انسان کو اپنے مسائل کے حل کے لئے پڑتی رہے گی۔ بشارات سے معمور، ترقیات کی نشاندہی کرنے والی، ہر غور و تعلیم ہر طبائع کے لئے مختلف انداز میں بیان کرنے والی، ظاہر و باطن کے اندھیروں کو دور کرنے والا نور، کتاب مبین، صراط مستقیم پر چلنے کے لئے ہدایت، رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ، سراسر نعمت، تمام امراض مہلکہ کو شفا دینے والی، کوئی فکری کجی اس میں نہیں۔ کسی ناکامی کی طرف لے جانے والی نہیں۔ غیر محدود روحانی رفعتوں کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ کثرت سے زائد بوجھ نہیں ڈالتی۔ یُسر کی تعلیم ہے، تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے۔ حق و باطل کی تمیز کی توفیق دینے والی، اس لئے نازل ہوئی کہ انسان دینی و دنیاوی سعادت حاصل کر سکے۔ کتاب مکنون ہے اہوائے نفس کی پیروی نہیں کراتی بلکہ نفسانی خواہشیں ٹھنڈی کرتی ہے۔ اس لئے ذکر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ مختصر خلاصہ اس لئے بیان کیا ہے تاکہ احباب کو تسلسل برقرار رکھنے میں مدد مل سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج کے خطبہ میں جماعت احمدیہ کے تیسرے بنیادی عقیدے کا ذکر کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ واضح فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الرسول، النبی اور الامی ہیں۔

الرسول اس معنی میں کہ جو وحی آپ پر نازل ہوئی اس کی کامل تبلیغ کی۔ اور یہ پیغام آگے پہنچایا۔ اپنے اقوال سے بھی قرآن کریم کی تفسیر بیان فرمائی۔ اور اپنے فعل سے بھی اسلام پر کامل عمل کر کے دکھلا دیا۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی رسول دنیا میں ایسا نہیں گزرا جس پر اتنی عظیم ذمہ داری ڈالی گئی ہو اور پھر اس نے اپنی عظمت سے اسے پھیلانے میں اتنی زبردست کامیابی حاصل کی ہو۔ اسی لئے آنحضرت صرف رسول نہیں بلکہ الرسول ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آپ النبی ان معنوں میں ہیں کہ آپ کامل وحی کے حامل ہیں اور جو اقوال وحی آپ پر اترے وہ اپنی ذات میں ہر لحاظ سے درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔

حضور نے تیسرا نکتہ یہ بیان فرمایا کہ آپ الامی ہیں ان معنوں میں کہ آپ کا نفس اپنی ذات میں بالکل خالی ہے۔ آپ نے جو کہا وہ خدا تعالیٰ کے کہنے پر کہا۔ ورنہ خاموشی اختیار کی۔ چونکہ آپ خدا تعالیٰ کے بلانے پر بولے۔ اس لئے منشاء خداوندی کے خلاف آپ کے منہ سے کوئی بات نکل ہی نہیں سکتی۔ آپ امی ہیں۔ اور امی ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ یہ الرسول النبی الامی کامل ایمان رکھتا ہے اس لئے اس پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ دنیا کا اور کوئی رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا تھا ہی نہیں۔ کیونکہ باقی انبیاء کی بہت سی حدود تھیں۔ زمانہ، مکان، علم کی قیود تھیں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہلے رسول تھے جو ساری دنیا کے لئے آئے۔ اس عظمت والے نبی کے متعلق خدا نے کہا کہ فرشتے بھی اس کے لئے رحمتیں مانگتے ہیں۔ اس لئے تم لوگ بھی اس کے لئے رحمتیں اور سلامتی مانگو۔

حضور انور نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان عظمت یہ بیان فرمائی کہ آپ قیامت تک کے انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ اور قرآن کریم نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ اور اُخروی دن کے ملنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے اللہ کے رسول میں بہت عمدہ نمونہ ہے۔ اس کی پیروی کرنی چاہیئے۔ یہ ایسا نمونہ ہے جس سے ہر فطرت، ثابت اور استعداد کا شخص اپنے لئے راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ اور روحانی رفعتوں تک پہنچنے کے لئے اس کی انگلی پکڑ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی راہنمائی کرنے والے ہیں۔!

حضور انور نے جماعت احمدیہ کا ایک اور اہم عقیدہ یہ بیان فرمایا کہ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار حاصل نہ کرلے۔ کوئی شخص چھوٹی سے چھوٹی روحانی رفعت بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوہ کیوں قرار دیا گیا ہے؟ اس اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے اس کی وضاحت سے یہ جواب دیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کی کامل اتباع کرنے والے تھے۔ آپ اول المسلمین اور اول المؤمنین تھے۔ جن اوامر و نواہی کا آپ کو حکم دیا گیا وہ آپ نے پوری طرح کھول کر بیان کئے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی کہ اے النبی الرسول الامی سوائے خدا کے تمہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ مومنین خدا نے تیرے لئے کافی بنا دیئے ہیں جو

تجھ کو اُسوۂ حسنہ سمجھ کر تیری اتباع کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کو ایسے مومن بننا چاہیئے جن کا ذکر اس جگہ آیا ہے۔ وہ مومن وہ ہیں جو کامل طور پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع بن گئے ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے وجود کو آپؐ کے وجود میں گم کر دیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو کہا ہے کہ یہ مومن تیرے لئے کافی ہیں۔ یہ جب تین تھے تو تین کافی تھے، چوتھے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ مومن جب سو تھے تو یہ سو کافی تھے۔ ایک سو ایک ویں کی ضرورت نہیں تھی۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے بہت پڑھا ہے اور بڑا باریک مشاہدہ کیا ہے اور میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اصل لوگ یہی مومن تھے جو مسلمانوں کی قوت کا سبب تھے۔ یہی لوگ تھے جن کی وجہ سے باقی مسلمان بھی ثباتِ قدم دکھلاتے تھے۔

حضور انور نے احبابِ جماعت کو تلقین فرمائی کہ وہ ایسے مومن بنیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر پوری طرح عمل کرنے والے ہوں۔ حضور نے نصیحت فرمائی کہ اپنی زندگیوں میں سے ہر اُس چیز کو نکال پھینکیں جس کو ہمارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔

پچاس منٹ کے اس خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز پڑھائی اور فرضوں کی ادائیگی کے بعد حسب معمول گیارہ بار قندے بلند آواز میں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

کا ورد فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے۔

(بحوالہ الفضل مجریہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۱ء)

مورخہ ۲۲/۸۱ کی صبح کو ڈم ڈم ایئرپورٹ پر مکرم نصیر احمد صاحب بانی اور مکرم طاہر احمد صاحب بانی نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اسی موقعہ پر محترم سید فضل احمد صاحب آئی جی بھی بذریعہ طیارہ عازم پٹنہ ہوئے۔ فالحمد للہ تعالیٰ ذالک۔

انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی دعوت پر ہندوستان کے ۱۲ روزہ تاریخ ساز دورہ کے تسلسل میں

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کلکتہ یونیورسٹی اور انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل سائنس میں تقاریر

بغرض ریکارڈ ایک غیر مطبوعہ رپورٹ کا ملخص اپنے الفاظ میں!

ذرائع سائنس میں ۱۹۷۹ء کا عظیم بین الاقوامی اعزاز "نوبل انعام" پانے والے نامور احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے انڈین فزکس ایسوسی ایشن کی دعوت پر سالِ رواں کے آغاز میں ہندوستان کی متعدد عظیم علمی درسگاہوں اور معروف سائنسی اداروں کا تاریخ ساز دورہ فرمایا۔ اس غیر معمولی اہمیت کے حامل دورہ کے تسلسل میں مختلف مقامات پر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اہم ترین مصروفیات سے متعلق ادارہ بدر کو موصول ہونے والی رپورٹوں کا ملخص ساتھ کے ساتھ ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہا ہے۔ افسوس کہ زیرِ نظر رپورٹ بعض ناگزیر وجوہ اور غیر معمولی موانع پیش آجانے کے باعث بروقت موصول نہ ہو سکنے کی وجہ سے شریکِ اشاعت نہیں کی جا سکی۔ اب اس کا ملخص سلسلہ کے ریکارڈ میں محفوظ کرنے کی غرض سے درج ذیل کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

عالمی شہرت کے حامل "نوبل انعام" یافتہ احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی مورخہ ۱۸/۱/۸۱ کو بوقت بارہ بجے دوپہر بذریعہ طیارہ کلکتہ تشریف آوری پر آپ کا شایانِ شان استقبال کیا گیا۔ ڈم ڈم ایئرپورٹ کے وی آئی پی لاؤنج میں منعقدہ اس استقبالیہ تقریب میں جماعتِ احمدیہ کلکتہ کی نمائندگی مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم۔ اے امیر جماعت، مکرم منیر احمد صاحب بانی سیکرٹری تحریکِ جدید۔ مکرم فیروز الدین انور صاحب سیکرٹری مال، مکرم منظور عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور بعض دوسرے احمدی احباب نے کی۔ اس موقعہ پر مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو پھولوں کا ہار پہنایا۔ وی آئی پی لاؤنج سے باہر تشریف لانے پر سرکاری افسران نیز کلکتہ یونیورسٹی اور دیگر مقامی تعلیمی اداروں کے نمائندگان سے ملاقات کرنے سے پہلے آپ نے جماعتی وفد کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ اور بعض ضروری امور سے متعلق تبادلہ خیال کیا۔ اس مختصر سی ملاقات کے دوران مکرم امیر صاحب جماعت نے موجود الوقت احمدی احباب کا محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سے تعارف کرایا۔ دیگر سرکاری و غیر سرکاری اداروں کے نمائندگان سے ملاقات کرنے کے بعد موصوف کلکتہ یونیورسٹی تشریف لے گئے۔!

مورخہ ۱۹/۱/۸۱ کو اپنے پروگرام کے مطابق محترم ڈاکٹر سلام صاحب اڑیسہ کے صوبائی دارالحکومت بھبنیشور تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے مورخہ ۲۰/۱/۸۱ کو بوقتِ شب واپس کلکتہ تشریف لائے۔

مورخہ ۲۱/۱/۸۱ کو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے اعزاز میں کلکتہ یونیورسٹی کی جانب سے ایک سپیشل کانووکیشن منعقد ہوا۔ جس میں آپ نے یونیورسٹی کے حالیہ سیشن میں کامیاب ہونے والے طلباء کو اپنے ہاتھ سے ڈگریاں مرحمت فرمائیں۔ کانووکیشن تقریب میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی نشست یونیورسٹی کے چانسلر (عزت مآب جناب گورنر صاحب صوبہ بنگال) کی نشست کے دائیں جانب رکھی گئی تھی جبکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر بائیں جانب تشریف فرما تھے۔ ڈگریوں کی تقسیم کے بعد محترم پروفیسر صاحب نے نہایت مؤثر اور پُر وقار لب ولہجہ میں قریباً ۳۵ منٹ کا خطاب فرمایا۔ جو پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا گیا۔ بعدہٗ جناب گورنر صوبہ بنگال (چانسلر کلکتہ یونیورسٹی) اور جناب وائس چانسلر نے اپنی تقاریر میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی عظیم سائنسی خدمات کا بہترین پیرایہ میں اعتراف کرتے ہوئے نوبل انعام اور دیگر عالمی اعزازات کے حصول پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کی۔ اس خصوصی تقریب میں شمولیت کے لئے یونیورسٹی کی طرف سے نمائندگان جماعتِ احمدیہ کلکتہ مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔ اے اور محترم سید فضل احمد صاحب آئی جی بہار پولیس (جو خاص طور سے محترم ڈاکٹر صاحب کی ملاقات کے لئے پٹنہ سے کلکتہ تشریف لائے تھے) بھی مدعو تھے۔

اسی روز شام کے ٹھیک پانچ بجے انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل سائنس کی جانب سے آپ کے اعزاز میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اعلیٰ ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کا برملا اعتراف کیا۔

انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل سائنس کی جانب سے منعقدہ اس تقریب سے فراغت پانے کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب۔ مکرم سید محمد نور عالم صاحب ایم۔ اے۔ امیر جماعت کی معیت میں انجمن احمدیہ کلکتہ میں تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ کلکتہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل سائنس کی بہت سی سربرآوردہ شخصیتیں بھی تھیں۔ ٹھیک چھ بجے شام مسجد احمدیہ کے وسیع ہال میں جماعت کی طرف سے آپ کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم نصیر احمد صاحب بانی کی تلاوت کلام پاک اور عزیز عصمت اللہ سلمہٗ کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید محمد نور عالم صاحب نے حاضرین سے اپنے قابلِ عزت مہمانِ خصوصی کا تعارف کرایا۔ اور جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس سپاسنامہ کے جواب میں ایک مؤثر اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں آپ نے احمدی طلباء کو حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دلی خواہش کے احترام میں دیگر شعبہ ہائے زندگی کے علاوہ سائنس کے میدان میں بھی مسابقت کی روح پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں محترم موصوف نے مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ کلکتہ کے ساتھ ساتھ دیگر تمام اراکین جماعت کے خلوص و محبت کا بھی دلی شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ محترم سید فضل احمد صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کلکتہ کی طرف سے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے حاضرین جلسہ سمیت پُر سوز اجتماعی دعا فرمائی۔ استقبالیہ تقریب کی اس کارروائی کے بعد جماعت احمدیہ کلکتہ کی جانب سے تمام معزز مہمانوں کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا۔ ٹھیک سات بجے شام محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کسی دوسری تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ (باقی صفحہ ہذا کالم نمبر ۱ نیچے)

اس موقعہ پر بھابھا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے نمائندہ نے اپنی تقریر میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی اعلیٰ ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کا برملا اعتراف کیا۔

قسط اوّل

اسلام اور آزادئ ضمیر

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ انسان کے خیالات، اور نہ صرف خیالات، بلکہ اس کے جذبات بھی اس کے ماحول سے تربیت پاتے ہیں۔ اور یہی تربیت یافتہ خیالات و جذبات جب قلب و دماغ میں راسخ ہو جاتے ہیں تو انسان کا ضمیر بن جاتے ہیں۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ ضمیر انہی کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے۔ ایک انسان جس ماحول میں پرورش پاتا ہے اُس کے خلاف وہ سوچ اور سمجھ سکتا ہی نہیں۔ اس لئے ایک عمدہ ضمیر پیدا کرنے اور اُس کو تربیت دینے کے لئے ایک عمدہ ماحول کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں مذہب کو انسان کی ضمیر یا ظاہری و باطنی قوتوں کی پرورش اور تربیت کے لئے بھیجا ہے۔ ان جملہ مذاہب میں سے اسلام ایک مکمل صورت اور مکمل ضابطۂ حیات اپنے اندر رکھتا ہے۔

اسلام دینِ فطرت ہے

اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ دینِ فطرت ہے اُس نے انسانی فطرت کے عین مطابق تعلیمات پیش کی ہیں جو ہر زمانہ میں قابلِ عمل ہیں۔ اور جس کے نتیجہ میں نہ صرف انسان کی روحانی استعدادیں ترقی پذیر ہو کر قربِ الٰہی کے راستہ پر گامزن ہو جاتی ہیں بلکہ معاشرتی لحاظ سے بھی ان کے نتیجہ میں پُر امن فضا پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(سورۃ الروم: ۳۱)

ترجمہ:- "پس تو اپنی ساری توجہ دین کے لئے مخصوص کر دے ایسی صورت میں کہ تجھ میں کوئی کجی نہ ہو (تو) اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر (وہ فطرت) جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

پس اس فرمانِ الٰہی کے مطابق اسلام انسان کی فطرت، جبلت اور نیچر کو اپیل کرتا ہے۔ اور چونکہ انسان کی فطرت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی اس لئے ہر زمانہ اور ہر دور میں اسلام نہ صرف صحیح رہنمائی کر سکتا ہے بلکہ یہی ایک دین ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔

ضمیر کی آزادی، انسان کا فطری اور پیدائشی حق ہے

یہ اس کی گرانمایہ میراث اور بے بہا متاع ہے۔ انسان نے ہر زمانے میں پورے عزم و ثبات کے ساتھ اپنی ضمیر کو دوسروں کے تصرف میں دینے اور دوسروں کے احکام و اوامر کے پیشِ نظر کسی بات کے ترک کرنے یا کسی بات کے ماننے سے انکار کیا ہے۔ مذاہبِ عالم کی تاریخ اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ بہت سے لوگ صرف اس جرم کی پاداش میں زندہ دفن کئے گئے یا زندہ جلا دیئے گئے اور انتہائی وحشیانہ اور بہیمانہ ظلموں کا شکار ہوئے کہ انہوں نے اپنے محبوب عقائد کو چھوڑنے اور ایسی باتوں کے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا جو اُن کی ضمیر کے خلاف تھیں۔ تاہم اسلام سے قبل کسی دستور میں بھی اس کے تقدس کو اتنے وسیع الفاظ میں تسلیم نہیں کیا گیا جس قدر اسلام نے تسلیم کیا ہے۔ حریتِ فکر اور آزادئ ضمیر کا یہ فرمان دنیا کو سب سے پہلے اسلام نے عطا کیا ہے جس کی تفصیل میں آگے بیان کروں گا۔

موجودہ زمانے میں برسہا برس کے تجارب کے بعد جب دنیا کی اقتصادی، معاشرتی، سیاسی اور سائنسی ترقیات کے ساتھ ساتھ لوگوں کے افکار بدلنے لگے، اندازِ فکر بدلنے لگے، تہذیب و تمدن کے نئے مسائل سے وہ دوچار ہوئے تو انہیں نئے اصول مرتب کرنے پڑے۔ چنانچہ یو۔این۔او نے دسمبر ۱۹۴۸ء کو جو منشورِ حقوقِ انسانی "Human Rights Charter" منظور کیا اس میں زمانہ کے انہی تقاضوں کے پیشِ نظر اپنے ضابطہ ۱ میں یہ اصول مقرر کیا کہ:-

"All Human beings are born free and equal in dignity and rights. They are endowed with reason and Conscience and should act towards one another in a spirit of brotherhood."

ترجمہ:- تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور ان کو اپنے مقام و حیثیت اور حقوق کے حصول میں مساوات حاصل ہے۔ اور چونکہ اُن کو عقل و سمجھ اور ضمیر سے نوازا گیا ہے اس لئے ان کو آپس میں اخوت کے جذبے کے ماتحت ایکدوسرے سے سلوک کرنا چاہیئے۔

اسی طرح یو۔این۔او نے اپنے منشور حقوقِ انسانی کے ضابطہ ۱۸ میں یہ اصول مقرر کیا کہ:-

"Everyone has the right to freedom of thought, conscience and religion. This right include freedom to change his religion or belief and freedom either alone or in community with others, and in public or private to manifest this religion or belief in teaching, practice, worship and observance."

ترجمہ:- "ہر شخص کو آزادئ خیال۔ آزادئ ضمیر اور آزادئ مذہب حاصل ہوگی۔ اسی حق میں یہ امر بھی شامل ہے کہ انسان اپنے مذہب اور عقیدہ کو بھی تبدیل کر سکتا ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ نیز ہر شخص کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مذہب اور عقیدہ کے موافق پرائیویٹ طور پر یا پبلک میں عبادت کرے۔ اس کے اصولوں پر عمل کرے اور اس کی تعلیم کی تبلیغ و اشاعت کرے۔"

آزادئ ضمیر اور آزادئ مذہب کے بارے میں یہ اصول دنیا کے لئے نئے ہوں تو ہوں لیکن اسلام کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اسلام کا یہ مایۂ ناز امتیاز ہے کہ وہ اصول جسے اقوامِ عالم آج ساری دنیا میں رائج کرنے کی صرف کوشش کر رہی ہیں، اسلام نے چودہ سو سال قبل ان کو اپنے دستور کا ایک اہم حصہ قرار دے کر تحریر و تقریر اور غور و فکر کی آزادی کو ہر انسان کا بنیادی حق مانا ہے۔ اور اُس کے اس حق کی اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ نہایت تفصیلی اور وسیع طور پر تعلیمات پیش کی ہیں۔ اور اُن تعلیمات کو حضرت بانیٔ اسلام محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے خلفاءؓ نے اور اسی طرح شانِ اسلام نے عملی نمونہ کے رنگ میں ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔ اگر آج کے دور میں یو۔این۔او نے آزادئ ضمیر و آزادئ مذہب کے انسانی حق کو تسلیم کیا ہے تو یہ دراصل اسلامی تعلیمات و اصول کی بازگشت اور ان کی عظمت و برتری کا اقرار ہے۔!!

انسانی مساوات

چنانچہ اسلام نے اس سلسلہ میں سب سے پہلے رنگ و نسل اور ذات پات کے امتیاز مٹا ڈالے اور انسانی آزادی اور شہری مساوات کا جو بے مثال منشور دنیا کے سامنے پیش کیا اُس کا ایک شہری ضابطہ یہ ہے کہ:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

(حجرات: ۱۴)

ترجمہ:- "اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ایکدوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔"

اس اعلان کے ساتھ اسلام نے تمام قومی امتیازات مٹا ڈالے۔ البتہ روحانی اعتبار۔ ایک کو دوسرے سے فوقیت ہو سکتی ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جو زیادہ نیکیاں کرے گا، جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوگا، جو سب سے زیادہ با اخلاق ہوگا خواہ وہ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو۔ خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو اُس کو اعزاز حاصل ہوگا۔ لیکن انسانی حقوق کے قیام میں سب انسان برابر ہیں۔

ظہورِ اسلام سے قبل ہر قوم اپنے آپ کو اعلیٰ قرار دیتی تھی۔ عرب تکبر کے طور پر کہتے کہ عجمی جاہل ہیں۔ ان کی ہمارے مقابل میں کیا حیثیت ہے۔ عجمی عربوں کے متعلق کہتے تھے کہ عرب وحشی ہیں۔ رومی کہتے تھے ہم سب سے اعلیٰ ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَىٰ عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَىٰ عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَىٰ أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَىٰ أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَىٰ

(زاد المعاد۔ سیرۃ ابن ہشام ص۶۴۸ و طبری ص۱۷۵)

یعنی اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے۔ تم ایک ہی

باپ کی نسل ہو۔ اس لئے تم میں چھوٹے بڑے کی تقسیم قابلِ قبول نہیں۔ نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر فضیلت ہے نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ سفید سیاہ پر فضیلت رکھتا ہے اور نہ سیاہ سفید پر۔ صرف تقویٰ اور ذاتی قابلیت ہی وجہِ فضیلت ہوگی۔ اور اسلامی اقدار میں رنگ و نسل کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہوگا اسی تسلسل میں آپ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

ایھا الناس ای یوم ھذا قالوا یومٌ حرامٌ فقال ای بلدٍ ھذا قالوا بلدٌ حرامٌ قال فای شھرٍ ھذا قالوا شھرٌ حرام قال فانّ دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا فی شھرکم ھذا۔

(بخاری کتاب المناسک باب الخطبۃ ایام منیٰ جلد ۱ صفحہ ۲۳۴)

لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ حج کا دن ہے۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا، یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا یہ حج کا مقدس شہر ہے۔ پھر آپ نے فرمایا، یہ کونسا مہینہ ہے لوگوں نے جواب دیا، یہ حج کا مہینہ ہے۔ تب آپ نے فرمایا جس طرح تم حج کے دن، حج کے مہینے اور حج کے مقدس مرکز کا احترام کرتے ہو اسی طرح ہر انسان کی جان، اس کے مال اور اس کا بھی احترام کرو۔ کیونکہ ان کو بھی ویسی حفاظت حاصل ہے جیسی شرعی طور پر اس مقدس دن، اس مقدس مہینہ اور اس شہر کو دی گئی ہے۔

بانیٔ اسلام حضرت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف نظریے کی حد تک ہی یہ مساوات کی تعلیم پیش نہیں کی بلکہ عملاً اس کو رائج کیا۔ چنانچہ ایک مخزومی عورت جو معاشرہ میں صاحبِ حیثیت اور بڑے گھرانے سے تعلق رکھتی تھی چوری کے کیس میں ماخوذ ہو کر لائی گئی۔ قریش کے لوگوں نے یہ خیال کر کے کہ بڑے گھرانے کی عورت ہے حضرت اسامہ بن زیدؓ کے ذریعہ اس کو چھوڑ دینے کی سفارش کی تاکہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے آپ نے حضرت اسامہؓ کو تو یہ فرما کر اپنی ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ کیا تم اللہ کی حدود میں شفاعت کرنے آئے ہو؟ اور پھر آپ نے تمام لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

یاایھا الناس انما ضلّ من قبلکم انھم کانوا اذا سرق الشریف ترکوہ واذا سرق الضعیف فیھم اقاموا علیہ الحدّ۔ وایمُ اللہ لو انّ فاطمۃ بنت محمدٍ سرقت لقطع محمدٌ یدھا۔

(بخاری کتاب الحدود باب کراہیۃ الشفاعۃ فی الحدود)

اے لوگو! تم سے پہلے کی قومیں اسی لئے ہلاک ہو گئیں کہ جب کوئی شریف اور ذی حیثیت آدمی چوری کرتا تو وہ لوگ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ اور قسم ہے خدا کی! اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرتی تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھی ہاتھ کاٹ ڈالتے۔

آزادیٔ ضمیر

انسانی حریت و مساوات کے اس حق کو تسلیم کرتے ہوئے اسلام نے انسانی فطرت کے اس تقاضا کو بھی ملحوظ رکھا ہے کہ لوگوں کا آپس میں انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی افکار و خیالات اور نظریات و اعتقادات میں اختلاف ہو سکتا ہے لیکن اس اختلاف کو زور، زبردستی اور جبر و اکراہ سے دور کرنے کا اسلام قائل نہیں۔ بلکہ ہر شخص کو یہ آزادی حاصل ہے کہ جس نظریہ کو عقیدہ کو اس کا دل اور اس کا ضمیر چاہے اختیار کرے۔ اور جس کو چاہے چھوڑ دے۔ چنانچہ ابتدائے اسلام کا یہ واقعہ ہے کہ ایک دفعہ عربوں نے یہ خواہش کی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھوتہ کر لیں اور وہ اس طرح کہ ہم اللہ کی پرستش کرنے لگ جاتے ہیں اور تم بتوں کی پرستش شروع کر دو۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق انہیں فرمایا کہ

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ

(سورۃ کافرون: ۱۶)

میں بتوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں اپنے ضمیر کو قربان کر کے ان کی پرستش شروع کر دوں۔ اور تم خدائے واحد کو جب ماننے ہی نہیں تو پھر تم اپنی ضمیر کے خلاف اس کی عبادت کیسے کر سکتے ہو۔ اس لئے تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور ہمارے لئے ہمارا۔ دوسرے کو جبراً اپنا مذہب منوایا ہی نہیں جا سکتا۔

پھر فرمایا:۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ۔

(سورۃ البقرہ: ۲۵۷)

دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر (جائز) نہیں۔ کیونکہ ہدایت اور گمراہی کا باہمی فرق خوب ظاہر ہو چکا ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں ایک نہایت لطیف نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ تلوار اسی وقت اٹھائی جاتی ہے، یا زبردستی اور جبر اسی وقت کیا جاتا ہے جب کسی امر کا فیصلہ کسی اور ذریعہ سے ہو ہی نہ سکے۔ پس جو مذہب جبر کی راہ اختیار کرتا ہے وہ اس بات کا ثبوت دیتا ہے کہ اس میں سچائی نہیں ہے۔ وہ اپنے مذہب کی صداقت دلائل اور براہین سے نہیں ثابت کر سکتا۔ مگر اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ کھلی اور صاف ہدایت ہے۔ اس لئے اس کو اختیار کرنے کے لئے کسی جبر و اکراہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اور نہ صرف اسلام اختیار کرنے کے لئے کسی بھی صورت میں جبر کو ہرگز روا نہیں رکھا جا سکتا۔ کیونکہ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ انسان کی آزادیٔ ضمیر کے خلاف ہے۔

جبر کے چار طریق

جب ہم مذکورہ آیت کی روشنی میں غور کرتے ہیں تو ہمیں جبر و اکراہ کے چار طریق نظر آتے ہیں۔ پہلا طریق تو یہ ہے کہ کسی کو جبراً کسی مذہب میں داخل کیا جائے۔ یعنی جو شخص ایک نظریے کو قبول نہیں کرنا چاہتا ہم اس کو زبردستی منوائیں۔ دوسرا طریق جبر کا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کسی مذہب کو ماننے کا اقرار کرتا ہے لیکن ہم اس کو زبردستی اس میں سے نکال دیں۔ تیسرا طریق جبر کا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص ایک مذہب میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کو اس سے باز رکھنے کے لئے زبردستی کی جائے۔ اور چوتھا طریق جبر کا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کسی مذہب کو چھوڑ دینا چاہتا ہے تو اسے زبردستی اسی میں رہنے پر اصرار کیا جائے۔

اسلام نے آزادیٔ ضمیر کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ان چاروں قسم کے طریق کو جو جبر سے تعلق رکھتے ہیں اختیار کرنے سے منع کر دیا۔ یعنی اسلام کے اس نظریے کے مطابق اگر کوئی شخص اسلام میں داخل نہیں ہونا چاہتا تو اس کو جبراً اسلام میں داخل نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو اس کو جبراً خارج از اسلام نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کو جبراً اسلام قبول کرنے سے روکا نہیں جا سکتا۔ اور اگر کوئی شخص از خود اسلام کو چھوڑ دینا چاہتا ہے تو بھی جبراً اس کو اسلام میں نہیں رکھا جا سکتا۔

جبر کا پہلا طریق اور اسلام

اسلام اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ اپنا مذہب دوسروں سے زبردستی منوایا جائے جیسا کہ مذکورہ آیت میں بیان ہو چکا ہے۔ اسی تعلق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔ (سورۃ الکہف: ۳۰)

"اور لوگوں کو کہہ دے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہی نازل ہوئی ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے۔"

اس آیتِ کریمہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں کو بڑے زور کے ساتھ کہا گیا ہے کہ قطعاً کسی سے جبراً مذہب نہیں منوانا چاہیئے۔ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے کہ آپ نے اسلام منوانے کے لئے کبھی کسی پر جبر نہیں کیا۔ آج وہ لوگ جو آپ کے حالات سے ناواقف ہیں، ضد اور تعصب کی وجہ سے کہتے ہیں کہ آپ نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا۔ ایسے لوگوں کو مسٹر طامس کارلائل کی اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے لوگوں کو تلوار کے ذریعہ سے مسلمان بنایا تھا تو پھر ان کے پاس وہ شمشیر زن جو لوگوں کو مسلمان بناتے تھے وہ کس تلوار سے مسلمان بنائے گئے تھے؟

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی آیت یا رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدینؓ یا صحابہ کرامؓ کی زندگیوں کا کوئی ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا جس سے ثابت ہو سکے کہ اسلام کے پھیلانے میں مکر و فریب یا جبر و تشدد سے کام لیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہت سے ایسے مواقع آئے اگر آپ چاہتے تو جبر اور زور کے ساتھ ان لوگوں کو دائرہ اسلام میں لا سکتے تھے جو حفاظت یا حمایت کے لئے آپ کے پاس آتے یا آپ کو جن پر تسلط اور غلبہ حاصل ہو چکا ہوتا۔ اس موقع پر آپ کی زندگی کے صرف دو واقعات بطور ثبوت آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔

جانی دشمن کو چھوڑ دینا

"ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ کے لئے تشریف لے گئے۔ واپسی پر دوپہر کے وقت آپ اپنے صحابہؓ سے الگ ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے۔ اور ادھر ادھر ہو گئے۔ تلوار آپ کے پاس تھی۔ اسے درخت کی ایک ٹہنی سے لٹکا دیا۔ اس حالت میں ایک اعرابی آیا، اس نے آپ ہی کی تلوار نکال کر کہا، محمدؐ! بتاؤ اب میرے ہاتھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ! اللہ!! اللہ!!! یہ آپ نے ایسے پُر جلال لہجہ میں کہا کہ وہ گھبرا گیا اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ نے تلوار اٹھائی اور کہا اب تو بتا! مجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس نے کہا، آپ مجھ سے نیک معاملہ ہی کریں اور نرمی سے پیش آئیں۔ آپ نے فرمایا، کیا تو گواہی دیتا ہے کہ خدا ایک ہے اور میں اس کا رسول ہوں۔ اس نے کہا، نہیں۔ ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ میری جان بخشی کریں تو میں آپ کے مقابلہ میں کبھی لڑنے نہیں آؤں گا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ چھوٹ کر آیا تو اپنے قبیلہ میں آ کر کہا کہ میں ایک ایسے انسان کے پاس سے آیا ہوں کہ جس سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا دنیا میں کوئی نہیں۔"

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

اس واقعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جو آپ کی جان لینے آیا تھا پھر اس نے اسلام قبول کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ اگر آپ لوگوں کو تلوار کے ذریعہ سے مسلمان بنایا کرتے تو کیا ایسے شخص کو جس کی زندگی اور موت کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں تھا آپ یونہی جانے دیتے؟

(باقی)

ایک انتہائی نامناسب اور غیر دانشمندانہ فیصلہ کے خلاف

تمام اہل دل کی طرف سے زور دار صدائے احتجاج

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج اٹر پردیش مقیم شاہجہانپور

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے کئے گئے قرآن کریم کے اردو ترجمہ کو حکومت پنجاب پاکستان نے ضبط کرتے ہوئے اپنے خیر معمولی گزٹ مجریہ ۱۷ جون ۱۹۸۱ء میں لکھا ہے کہ

"حکومت پنجاب اس بات کی تسلی کر لینے کے بعد کہ مرزا البشیر الدین محمود احمد کی طرف سے کیا گیا قرآن مجید مع بامحاورہ اردو ترجمہ جو قرآن پبلیکیشنز ربوہ نے باہتمام شیخ عبدالواحد من رائٹر پبلیکیشنز ۸ ڈیوس روڈ لاہور طبع کروا کر شائع کیا ہے غیر درست خود ساختہ ترجمہ پر مشتمل ہے جو قرآن کے مستند اور مسلمہ ترجموں کے منافی ہے اور یہ ترجمہ جان بوجھ کر اور ارادۃً پاکستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے"

ایک جانب یہ فیصلہ ہمارے سامنے ہے اور دوسری جانب جب ہم ان متعدد اردو ترجموں کا مطالعہ کرتے ہیں جو اس حکومت کے نزدیک مستند اور مسلمہ کہے جا سکتے ہیں، اور اس پاک اور صاف اور فصیح و بلیغ اور نہایت اعلیٰ درجہ کے ترجمہ سے ان تراجم کا موازنہ کرتے ہیں جسے حکومت نے ضبط کیا ہے تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہتی حقیقت یہ ہے کہ اس ترجمہ کے مقابل پر دوسرے ترجمے واقعی ایسے ہیں کہ جن کے بعض مقامات کو پڑھ کر ہر مسلمان کا دل و دماغ مجروح ہوتا ہے اور وہ ترجمے خود ساختہ ثابت ہوتے ہیں ایسے تمام مقامات پر حضرت امام جماعت احمدیہ رضی اللہ عنہ کے ترجمہ نے بڑے حسن و خوبی اور زبردست دلائل سے شکوک و شبہات کا ازالہ فرمایا ہے جیسا کہ مثالوں میں سے صرف تین انتہائی اختصار کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

پہلی مثال:-

حضرت یوسف علیہ السلام کو مسلمانوں کا ہر فرقہ اللہ تعالیٰ کا پاکباز نبی اور رسول یقین کرتا ہے آپ کے متعلق سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

"وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا"

اس آیت کریمہ کے مختلف مترجمین قرآن مجید نے جو اردو ترجمے کئے ہیں وہ ملاحظہ ہوں

- حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ فرماتے ہیں

"البتہ تحقیق قصد کیا اس عورت نے ساتھ یوسفؑ کے اور یوسفؑ نے قصد کیا ساتھ اس کے"۔

- حضرت شاہ عبدالقادرؒ فرماتے ہیں

"البتہ عورت نے فکر کیا اس کا اور اس نے فکر کیا اس کا"

- مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس کے یہ معنے کئے ہیں

"اور اس عورت کے دل میں تو اس کا خیال (عزم کے درجہ میں) جم ہی رہا تھا اور ان کو بھی اس عورت کا کچھ کچھ خیال ہو ہی چلا تھا" (پانچ ترجموں والا قرآن مجید صفحہ ۳۱۱)

ان ترجموں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے فکر و قصد میں اور اس عورت کے فکر و قصد میں ہم آہنگی بتائی گئی ہے یعنی دونوں بدی پر آمادہ تھے مفسرین کرام نے اس کے بعد بھی خطرناک تشریح پیش کی ہے مثلاً علامہ ابن جریر طبری نے اس واقعہ کو اس طرح بتایا ہے کہ (ترجمہ از عربی) — "یوسف نے اپنی پیٹی کھول لی تھی اور اس عورت کی رانوں کے درمیان بیٹھ گئے تھے" (تفسیر جامع البیان) — اس قسم کی باتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرناک باتیں دوسری تفاسیر میں بھی لکھی ہوئی ہیں اور یہ سب تفاسیر پاکستانی غیر احمدی علماء کی بڑی مقبول اور مستند اور مسلمہ تفاسیر ہیں جو دینی اداروں میں تعلیم و تعلّم کا مقام رکھتی ہیں۔

حکومت پنجاب پاکستان سے ہمارا سوال ہے کہ وہ اس پاکستانی مسلمان کی زیارت ہمیں بھی کرائیں جس کے جذبات ان ترجموں اور تفسیر کو پڑھ کر مجروح نہ ہوتے ہوں ؎

جس کا نام خدا رکھ دیا خدا کا جنوں
جو چاہے آپ کی طبع کرشمہ ساز کرے

اس کے مقابل پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ترجمہ ملاحظہ ہو فرمایا

"اور اس (عورت) نے اس کے متعلق (اپنا) ارادہ پختہ کر لیا اور اس (یوسف) نے بھی اس کے متعلق (اپنا) ارادہ (یعنی اس سے محفوظ رہنے کا) پختہ کر لیا"

اس ترجمہ سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قطعاً بدی کا ارادہ یا قصد نہیں کیا تھا۔

حکومت پنجاب پاکستان نے چونکہ حضورؒ کے ترجمہ کو "خود ساختہ" بھی قرار دیا ہے لہٰذا ہم یہ ثابت کریں گے کہ اس ترجمہ کے مقابل پر خود حکومت کے مسلّم اور مستند ترجمے اور تفاسیر خود ساختہ ثابت ہوتے ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ یہ ترجمہ سیاق و سباق کے اعتبار سے بھی زیادہ درست ثابت ہوتا ہے کیونکہ ماقبل آیت میں صاف بتا دیا گیا ہے کہ اس عورت نے حضرت یوسف علیہ السلام سے بدی کروانی چاہی مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے فوراً فرمایا مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ وَاِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ کہ اس نے کہا کہ میں ایسا کرنے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں وہ یقیناً میرا رب ہے اس نے ہی میری رہائش کی جگہ اچھی بنائی ہے بات یہی ہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے — اسی کے بعد یہ الفاظ ہیں کہ

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا

پس یہی معنے قرآن کریم اور حضرت یوسف علیہ السلام نبی اللہ کی شایانِ شان ہونے کے علاوہ سیاق و سباق کے مطابق ہیں اور اس کے مقابل پر حکومت کے مسلّمہ ترجمے اور تفاسیر واضح طور سے خود ساختہ ثابت ہوتی ہیں۔

دوسری مثال:-

سید و مولیٰ سید الاوّلین والآخرین خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایک بے مثال مقام عطا فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

تمام فرقوں کے مسلمان یہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں کہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اس پاک ترین مطہّر و اطہر ہستی کے لئے حکومت پنجاب پاکستان کے مسلّمہ اور مستند ترجموں اور تفاسیر میں ایسی خطرناک باتیں لکھی ہیں کہ الامان والحفیظ لکھنے کو جی نہیں چاہتا مگر بقدر ضرورت صرف مسئلہ سمجھانے کے لئے ایک واقعہ وہ بھی جہاں تک ممکن ہے نرم پیرائے میں پیش کر دیتا ہوں۔

قرآن کریم کی سورۃ احزاب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

پاکستانی حکومت کے مسلّمہ ترجموں و تفاسیر کا ترجمہ ملاحظہ ہو

- حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ فرماتے ہیں۔

"پس جب ادا کر لیا زید نے اس سے حاجت بیاہ دیا ہم نے تجھ سے اس کو تا کہ نہ ہووے اوپر ایمان والوں کے تنگی بیچ بیویوں لے پالکوں ان کے کے جب ادا کر لیں ان سے حاجت اور ہے حکم خدا کا کیا گیا"۔

- حضرت شاہ عبدالقادرؒ فرماتے ہیں

"پھر جب زید تمام کر چکا اس عورت سے اپنی غرض ہم نے وہ تیرے نکاح میں دی تا نہ رہے سب مسلمانوں پر گناہ نکاح کر لینا جوروؤں میں اپنے منہ بولے بیٹوں کی جب وہ تمام کریں ان سے اپنی غرض سے اور ہے اللہ کا حکم کرنا"

- مولانا اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں

"پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا ہم نے آپ سے اس کا نکاح کر دیا تا کہ مسلمانوں پر

اپنے منہ بولے بیٹوں کی بی بیوں کے (نکاح) کے بارہ میں کچھ تنگی نہ رہے (جب وہ منہ بولے بیٹے) اپنا جی بھر چکیں اور خدا کا یہ حکم تو ہونے والا تھا ہی۔"

(پانچ ترجموں والا قرآن مجید مترجم صفحہ ۵۶۶)

حکومت پنجاب پاکستان کے ان مقبول و مستند اور مسلمہ ترجموں کے بعد ہم وہ ترجمہ پیش کرتے ہیں جسے اس حکومت نے ضبط کیا ہے۔ یعنی امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ترجمہ۔ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

پس جب زید نے اس (عورت) کے بارے میں اپنی خواہش پوری کر لی (یعنی طلاق دے دی) ہم نے اس عورت کا تجھ سے بیاہ کر دیا۔ تاکہ مومنوں کے دلوں میں اپنے لے پالکوں کی بیویوں سے نکاح کرنے کے متعلق ان کو طلاق دی جانے کی صورت میں کوئی خلش نہ رہے۔ اور خدا کا فیصلہ بہر حال پورا ہو کر رہنا تھا۔

۱۔ اس پر عظمت ترجمہ کو پہلا امتیاز یہ حاصل ہے کہ مقدم الذکر تینوں ترجموں کے مقابل پر زیادہ صاف، واضح، غیر مبہم اور عام فہم ہے۔

۲۔ دوسرا امتیاز یہ ہے کہ مقدم الذکر تینوں ترجموں میں زن و شوہر کے "وظیفہ زوجیت" کے بعد جی بھر جانے یا غرض اور حاجت پوری ہو جانے کے بعد منے پالکوں کی بیوی سے نکاح کرنا جائز بتایا گیا ہے۔ اور لے پالکوں کی طرف سے طلاق دیئے جانے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ لیکن اس ترجمہ میں طلاق کے بعد نکاح کرنا بتایا گیا ہے۔ لہذا یہی ترجمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے شایانِ شان ہے۔

۳۔ تیسرا امتیاز یہ ہے کہ مقدم الذکر تینوں ترجموں کے مقابل پر یہ ترجمہ زیادہ سیاق و سباق کے مطابق ہے اور اس ترجمہ کے مقابل پر تینوں ترجمے "خود ساختہ" ثابت ہوتے ہیں۔ جس کا ثبوت ماقبل آیت میں "امسک زوجک" کے الفاظ ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت زید نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حضرت زینب کو طلاق دینے کے ارادہ کا اظہار کیا تھا۔ اور حضورؐ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ اور قضی وطرہ کے معنے ہی یہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنی مراد اور خواہش کو پہنچ گیا۔

پس حضرت زید طلاق دیکر اپنی مراد اور خواہش کو پہنچے لہذا حضرت امام جماعت احمدیہ نے بریکٹ میں جو (طلاق دے دی) کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ وہ سیاق و سباق کے مطابق ہیں۔ اور دوسرے مترجمین نے "غرض اور حاجت پوری کر لینے یا جی بھر جانے کے" جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ بالبداہت "خود ساختہ" ثابت ہوتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا کیا ہوا ترجمہ ہی زیادہ درست، دقیع، بلیغ اور سیاقِ کلام کے مطابق اور قرآن کریم کے شایانِ شان ہے۔ باقی تینوں ترجموں کے مقابل پر۔

یہ تو محض ترجمہ کی حد تک اس اردو ترجمۃ القرآن کی عظمت کا ثبوت ہے۔ اور اگر بعض مفسرین کی تفاسیر بھی اس میں شامل کر لی جائیں تو معاملہ اور بھی خطرناک ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو دیکھا اس کے بعد کہ آپ نے زینب کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا ہوا تھا پس آپ کے دل میں (نعوذ باللہ) زینب کا عشق پیدا ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا سبحان اللہ مقلب القلوب۔"

(ترجمہ از عربی تفسیر بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۱۶۳ تفسیر سورہ احزاب)

یہ بھی ادھوری عبارت ہم نے مجبوراً پیش کی ہے۔ تفاسیر میں اس سے بھی زیادہ خطرناک باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ جنہیں پاکستانی غیر احمدی علماء اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ اور ان تفاسیر کو یہ سرکاری علماء بہت بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ کیسی کیسی خطرناک باتیں حکومتِ پنجاب پاکستان کی مسلمہ و مستند تفاسیر و ترجموں میں لکھی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ ان تمام خطرناک باتوں کا مدلل اور ایمان افروز اور معجزانہ طور پر جواب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکر قرآن کریم کی عظمت کو چار چاند لگائے ہیں۔

تیسری مثال: حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ سورہ ہود میں فرماتا ہے:۔

"قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ"

اس آیت کریمہ کا ترجمہ علماء کرام کے تراجم سے ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"کہا اے قوم میری یہ ہیں بیٹیاں میری وہ بہت پاکیزہ ہیں واسطے تمہارے"

۲۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ فرماتے ہیں:۔

"بولا اے قوم یہ میری بیٹیاں حاضر ہیں۔ یہ پاک ہیں تم کو اس سے"

۳۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں:۔

"لوط فرمانے لگے کہ اے میری قوم یہ میری (بہو) بیٹیاں موجود ہیں۔ وہ (تمہارے نفس کی کامرانی کے لئے) ستھری (اچھی) خاصی ہیں۔"

(پانچ ترجموں والا قرآن مجید۔ صفحہ ۳۰۷)

اس کے حاشیہ میں لکھا ہے:۔

"جب گھر میں وہ فرشتے آچکے تو ان کی بیوی نے اپنی قوم کو خبر دی کہ ہمارے گھر میں جوان جوان حسین حسین تین لڑکے مہمان آئے ہیں۔ انکی قوم یہ خبر سنتے ہی دوڑ پڑی کیونکہ ان کو لڑکوں کی چاٹ لگی ہوئی تھی۔ لوط علیہ السلام نے ان سے کہا بھائیو! یہ میری لڑکیاں حاضر ہیں۔ اور بھی بہتیری عورتیں ہیں۔ ..... یہ تمہارے واسطے حلال و پاک ہیں۔ خدا سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے خیال سے درگذرو اور مجھے رسوا نہ کرو ..... ان کی قوم نے جواب دیا اے لوط تجھیں پہلے سے معلوم ہے کہ ہم کو تمہاری لڑکیوں سے کوئی سروکار نہیں ہم لوگ جس بات کے خواہاں ہیں تم خوب جانتے ہو۔ یہ لوگ خوبصورت لڑکوں سے جو بدفعلی کیا کرتے تھے ان لفظوں میں وہی خواہش انہوں نے ظاہر کی۔"

(حاشیہ صفحہ ۳۰۶ و صفحہ ۳۰۷)

ہمارا یہ یقین ہے کہ یہ ترجمے اور حاشیے یقیناً پاکستان کے تمام نیک دل مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتے ہونگے۔ مگر افسوس کہ یہی وہ ترجمے ہیں جو حکومت پنجاب پاکستان کے نزدیک مسلمہ مستند اور غیر خود ساختہ ہیں۔ ان کے مقابل پر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا وہ اردو ترجمہ مع حاشیہ ہم پیش کرتے ہیں جسے حکومت پنجاب پاکستان نے ضبط کیا ہے۔ فرمایا:۔

"اس نے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں (جو تمہارے ہی گھر میں موجود ہیں) وہ تمہارے لئے (اور تمہاری بیہودہ خواہش پورا کرنے کے لئے) نہایت پاک دل اور پاک خیال ہیں۔"

اس مقام پر حضورؓ نے حاشیہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ آئندہ پیش کیا جائے گا۔

"حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور پہلے عراق کے رہنے والے تھے اب جس جگہ وہ رہ رہے تھے وہ فلسطین تھا اور اس میں وہ اجنبی تھے۔ انکی قوم نے انکو روکا ہوا تھا۔ کہ اجانب کو نہ لایا کریں (سورہ حجر آیت ۷۱) مگر وہ مہمان نوازی کی عادت سے مجبور تھے جب انہوں نے مہمان دیکھے اور سمجھا کہ ان کو گھر لے گئے تو قوم ناراض ہو گئی تو اس پر وہ غمگین ہو گئے۔"

"حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے اور پہلے عراق کے رہنے والے تھے اب جس جگہ وہ رہ رہے تھے وہ فلسطین تھا اور اس میں وہ اجنبی تھے۔ انکی قوم نے انکو روکا ہوا تھا۔ کہ اجانب کو نہ لایا کریں (سورہ حجر آیت ۷۱) مگر وہ مہمان نوازی کی عادت سے مجبور تھے جب انہوں نے مہمان دیکھے اور سمجھا کہ ان کو گھر لے گئے تو قوم ناراض ہو گئی تو اس پر وہ غمگین ہو گئے۔"

"حضرت لوط کی دو بیٹیاں اس شہر کے لوگوں میں بیاہی ہوئی تھیں" (عہد نامہ قدیم پیدائش ۱۹/۱۵)

مسلمان مفسر اس جگہ غلطی سے یہ معنے کرتے ہیں کہ میری لڑکیوں سے اپنی شہوت پوری کرو اور میرے مہمانوں کو نہ چھیڑو۔ یہ ایک نہایت خطرناک خیال ہے۔ اور ایک نبی کی ذات پر حملہ ہے آیت کا مفہوم صاف ہے ان لوگوں کو جیسا کہ قرآن مجید اور بائبل سے ثابت ہے یہ خصوصاً کہ لوط اجانب کو گھر لائے۔ یہ خواہش نہ تھی کہ انہیں اپنی شہوت کا نشانہ بنائیں۔ اور جیسا کہ بائبل کہتی ہے کہ "دو لڑکیاں پہلے سے ان میں بیاہی ہوئی تھیں" انکی طرف اشارہ کرنا لوط کو بیوقوف بنانا ہے۔ لوط صرف یہ کہتے ہیں کہ ان لڑکیوں کی موجودگی سے تم سمجھ سکتے ہو۔ کہ میں یا میرے مہمان تم سے غداری نہ کریں گے۔ پس خواہ مخواہ گھبراتے کیوں ہو۔

یہ مثال بھی ایسی واضح اور غیر مبہم ہے کہ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ حکومت پنجاب پاکستان کے مسلمہ اور مستند مترجمین قرآن نے جہاں کہیں ٹھوکر کھائی ہے وہاں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ترجمہ نے مدلل طور پر انکی اصلاح فرمادی ہے۔

بعض دوستوں کو ذہنی الجھن ہوگی کہ حوالے تو پانچ ترجمہ والے قرآن کریم سے دیئے گئے ہیں اور ترجمے تین ہی علماء کے پیش کئے گئے ہیں۔ اس الجھن کا ازالہ اس طرح کر دیتا ہوں کہ دو ترجمے فارسی زبان کے ہیں اور یہاں بحث اردو ترجموں کی تھی اس لئے وہ ترجمے زیر بحث نہیں کئے گئے۔

ایک ضروری وضاحت اس احتجاج کے سلسلہ میں یہ ہے کہ ہم بھی سب بزرگانِ اسلام کا احترام کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اپنے دور میں اپنی اپنی استعداد کے مطابق قرآن کریم کی خدمت کی ہے۔ لیکن یہ بزرگان غیر احمدی علماء کے نزدیک بھی نبی رسول اور معصوم عن الخطاء نہ تھے۔ لہذا جہاں کہیں ان علماء نے ٹھوکر کھائی ہے اس کی اصلاح اپنے مقام پر اور استعداد کے مطابق حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بڑے احسن طور پر فرمائی ہے اور یہ امر باعثِ مذمت نہیں بلکہ قابلِ ستائش ہے۔ جیسے کھلی ہوئی کتاب کی طرح پیش کیا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر احمدیوں کے علامۃ الدہر کہلانے والے علماء کرام نے بھی باختلاف عقیدہ کے باوجود بڑے پُر عظمت الفاظ میں حضورؓ کی خدمتِ قرآن کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار۔ مولانا احمد ماجد صاحب دریابادی، علامہ نیاز فتح پوری اس میں شامل ہیں۔

بدر کی توسیع اشاعت کیلئے آپ کا مخلصانہ تعاون درکار ہے

تحریک توسیع اشاعت لینے والے مخلصین جماعت

گذشتہ تین مہینوں کے دوران مکرم ایڈیٹر صاحب اخبار بدر نے ہندوستان کی اکتالیس جماعتوں کا طویل دورہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ اخبار بدر کی توسیع اشاعت کے لئے بہت سے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کا تعاون حاصل ہوا۔ بخرض ہدایت اخبار بدر کی انفرادی خریداری قبول کرنے والے اور بقایا سابقہ کی مد میں ادائیگی کرنے والے احباب جماعت کے علاوہ دیگر معاونین کے نام تحریک دعا کی غرض سے درج ذیل کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین جماعت کو اپنے بے پایاں فضلوں اور رحمتوں کا وارث بنائے۔ آمین

صدر بنگران بورڈ بدر قادیان

مکرم میر عبدالرحمن صاحب مع اہلیہ یاری پورہ اعانت ۵۰ روپے
محترمہ امۃ الباسط صاحبہ " " ۱۰ روپے
مکرم عبدالمجید صاحب ایڈووکیٹ " " ۲۰ "
اور ایک مستقل تبلیغی پرچہ
" میر محمد سعید اللہ صاحب یاری پورہ اعانت ۵ روپے
" غلام محمد اینڈ سنز کاٹھپورہ اشتہار دیتی ۱۶ ام روپے سالانہ
" میر منصور احمد صاحب " اعانت ۳۰ روپے
" راجہ مظفر احمد خان صاحب نونہ مئی " ۳ "
" عبدالرحیم صاحب ساجد بالسوا " ۵ "
" بشیر خان صاحب چک ایمرچھ " ۱۰ "
" عبدالرشید خان صاحب " " ۵ "
" فاروق احمد خان صاحب " " ۵ "
" بشیر احمد خان صاحب " " ۳ "
جماعت احمدیہ چک ایمرچھ جماعتی ضروریات کیلئے ایک پرچہ مستقل
مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب چک ایمرچھ اعانت ۱۰ روپے
" شیخ محمد شفیع صاحب " " ۵ "
" عبدالرشید صاحب لون " " ۳ "
" ناصر احمد صاحب لون ناصر آباد " ۱۰ "
" غلام نبی صاحب پٹڑ " " ۳۰ "
" عبدالمنان صاحب راتھر " " ۱۰ "
" مبارک احمد صاحب مظفر " " ۵۰ "
" غلام نبی صاحب منصور " " ۴ "
" سرور احمد صاحب " " ۱۰ "
" غلام احمد صاحب قوال " " ۵ "
" محمد عبداللہ صاحب نارمٹر " " ۲۰ "
مجلس انصاراللہ ناصر آباد اعانت ۵ روپے اور ایک مستقل تبلیغی پرچہ
مکرم محمد امین صاحب گوہر تبلیغی اغراض سے ایک پرچہ مستقل
" بشیر احمد صاحب لون ناصر آباد اعانت ۱۰ روپے
جماعت احمدیہ ناصر آباد اعانت ۱۰۱ روپے اور ایک جماعتی پرچہ مستقل
مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد اعانت ۱۰ روپے مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل
مکرم عبدالغفار صاحب لون شوریت اعانت ۳۰ روپے
جماعت احمدیہ " " ۵۰ "
مکرم غلام قادر صاحب کٹے " " ۵ "
" شیخ محمد یوسف صاحب " " ۵ "
" غلام حسن صاحب سرور " " ۵ "
" بشیر احمد صاحب گنائی " " ۱۰ "
" مبارک احمد صاحب پٹڑ " " ۲۰ "
اور ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" عبدالاحد صاحب لون " " ۱۰ "

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب شوریت اعانت ۵۰ روپے
" عبدالرشید صاحب شاد " " ۲۰ "
مجلس خدام الاحمدیہ شوریت مجلس کیلئے ایک پرچہ مستقل
مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب آسنور اعانت ۲۵ روپے
" مسعود احمد صاحب ڈار میڈیکیٹ " " ۱۰ "
" عبدالحکیم صاحب وانی " " ۲۰ "
اور ایک تبلیغی پرچہ مستقل
محترمہ عائشہ کوثر صاحبہ " " ۱۰ "
مجلس خدام الاحمدیہ " " ۱۰ "
نیز مجلس کے لئے ایک پرچہ مستقل
مکرم ماسٹر عبدالوہاب صاحب سیر " " ۲۵ "
" سید عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ " ایک تبلیغی پرچہ مستقل
جماعت احمدیہ آسنور اعانت ۱۰۱ روپے نیز جماعتی ضروریات کیلئے ایک پرچہ مستقل
مکرم محمد امین صاحب ٹائیگر آسنور اعانت ۶ روپے
" عبدالسلام صاحب لون رشی نگر " ۱۵ "
" عبدالغفار صاحب آہنگر " ۵ "
" غلام محمد صاحب گنائی " ۵ "
" عبدالسبحان صاحب گنائی " ۲۵ "
جماعت احمدیہ رشی نگر " ۵۰ "
مکرم عبدالحق صاحب شاہ بیج بہاڑا دو مستقل تبلیغی پرچے
" سید محمد شاہ صاحب سیفی " ایک مستقل تبلیغی پرچہ
" منور احمد صاحب راتھر ہاری پارگام اعانت ۵ روپے
" سید عبدالماجد صاحب رضوی اسلام آباد پانچ مستقل تبلیغی پرچے
" چوہدری عبدالحفیظ صاحب انجینئر اسلام آباد پانچ مستقل تبلیغی پرچے
محترمہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ پانچ مستقل تبلیغی پرچے
مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب سرینگر اعانت ۲۰ روپے
" خواجہ عبدالعزیز صاحب " " ۲۰ "
مجلس انصاراللہ سرینگر ایک تبلیغی پرچہ مستقل
مکرم بابو غلام رسول صاحب سرینگر اعانت ۲۰ "
" عبدالسلام صاحب قریشی " " ۱۰ "
جماعت احمدیہ سرینگر ایک تبلیغی پرچہ مستقل
مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک سرینگر " ۲۰ "
لجنہ اماء اللہ سرینگر مجلس کے لئے ایک پرچہ مستقل
مکرم مبارک احمد صاحب کشتواڑی سرینگر اعانت ۱۰ "
" فضل احمد صاحب " " ۳۰ "

مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر اعانت ۵۰ روپے
" فضل الرحمٰن صاحب " " ۱۰ "
" ڈاکٹر فاروق احمد صاحب " " ۱۰ "
" ڈاکٹر شریف الدین صاحب ترکپورہ " " ۵ "
" ڈاکٹر محمد شفیع صاحب " " ۳۰ "
" شمس الدین صاحب ایم اے " " ۲۵ "
" نصیر الدین صاحب " " ۴۰ "
جماعت احمدیہ " " ۲۵ "
مکرم غلام محی الدین صاحب " " ۵ "
" بشیر احمد صاحب ادہ نگام " ۱۵ "
" بشیر الدین صاحب " " ۳۰ "
" محمد یوسف صاحب ہیڈ ماسٹر " " ۲۰ "
" خورشید احمد صاحب " " ۲۰ "
" محمد ظفر اللہ صاحب " " ۲۰ "
" ڈاکٹر مظفر احمد صاحب سوپور " ۲۵ "
" خلیق احمد صاحب بریلی دو مستقل تبلیغی پرچے
" سید ظہیر الدین صاحب " اعانت ۲۰ روپے
نیز دو مستقل تبلیغی پرچے
" محمد انعم صاحب جونیئر انجینئر بریلی اعانت ۲۰ روپے
" محمد ناصر صاحب قریشی بریلی دو تبلیغی پرچے مستقل
" ڈاکٹر مجید راشد صاحب قریشی بریلی " " "
محترمہ ڈاکٹر تنویر اسلام صاحبہ " ایک " " "
" نذیرہ خاتون صاحبہ بریلی اعانت ۳۰ روپے
مکرم عبدالواحد صاحب قریشی شاہجہانپور دو تبلیغی پرچے مستقل
" عبدالمالک صاحب قریشی " ایک " مستقل پرچہ
" محمد ظفر صاحب لودھی پور " اعانت ۵ روپے
" محمد فاروق صاحب اجدی " " ۲۵ "
" ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی پانچ تبلیغی پرچے مستقل
" محمد صادق صاحب قریشی " " "
" محمود احمد صاحب شاہجہانپور اعانت ۱۰ روپے
" مسرور احمد صاحب کٹیا " ۱۰ "
" اسلم خان صاحب " " ۱۰ "
نیز ایک تبلیغی پرچہ مستقل
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ کٹیا اعانت ۱۰ روپے
مکرم بشیر خان صاحب " " ۵ "
" جمیل خان صاحب " " ۱۰ "
" قدیر خان صاحب " " ۳۰ "
" سیٹھ بشیر احمد صاحب لکھنؤ پانچ تبلیغی پرچے مستقل
" حاجی عبدالقیوم صاحب " اعانت ۲۵ روپے
" ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب " ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" ظفر عالم خان صاحب کانپور اعانت ۱۰ روپے
نیز ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" محمد سعید صاحب سولیجہ کانپور اعانت ۵ روپے
نیز دو تبلیغی پرچے مستقل
" محمد لطیف صاحب دہرا کانپور اعانت ۱۰ روپے
نیز دو تبلیغی پرچے ایک سال کے لئے
" محمد عتیق صاحب دہرا کانپور ایک تبلیغی پرچہ ایک سال کے لئے
" محمد حنیف خان صاحب کانپور اعانت ۱۰ روپے
ایک تبلیغی پرچہ مستقل
" منور احمد صاحب صمریتی کانپور ایک تبلیغی پرچہ ایک سال کے لئے

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا سالانہ اجتماع

بسلسلہ جمعہ ۲۳ تا ۲۴ - ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء

جیسا کہ قبل ازیں بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوتھا اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع قادیان میں ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اور اتوار کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے۔ اُمید ہے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے نمائندگان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر فائدہ اُٹھائیں گے۔ براہ مہربانی ہر مجلس اس اجتماع میں شرکت کرنے والے خدام و اطفال کی تعداد سے جلد از جلد اطلاع دے۔ نیز جن مجالس کے ذمہ چندہ اجتماع یا چندہ ممبری بقایا ہے وہ جلد سے جلد اپنے بقایا جات ادا کریں۔

جملہ قائدین کرام اپنی اپنی مجالس میں جائزہ لے کر جلد دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اموال میں خیر و برکت کا طریق کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (سورہ بقرہ)

یعنی جو لوگ اپنے اموال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اُن کی حالت اس دانہ کے مشابہ ہے۔ جو سات بالیں اُگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ وسعت والا اور بہت جاننے والا ہے۔

مندرجہ بالا ارشاد خداوندی سے یہ بات پوری طرح واضح ہوتی ہے کہ اگر کوئی مومن مخلص بھائی بہن یا عزیز خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اُن کے اموال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خیر و برکت دی جائے گی۔ اور اس خیر و برکت کے نتیجہ میں اُن کے اموال میں اضافہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس ہمارے وہ عزیزان و بزرگان جو اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کو پورے اخلاص کے ساتھ باقاعدہ اور باشرح ادا کر رہے ہیں یقیناً اُن کے اموال اور کاروبار میں برکت دی جائے گی۔ اور مزید برآں وہ اللہ کے افضال و انعامات کے وارث بنتے ہیں اور پھر یہ برکت نسل در نسل بڑھتی چلی جاتی ہے۔

پس جملہ احباب جماعت اپنے ذمہ واجب الادا لازمی چندہ جات کا آئندہ جائزہ لیں کہ کیا وہ باقاعدہ اور باشرح ادائیگی کر رہے ہیں۔ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء کو موجودہ مالی سال کی سہ ماہی اول ختم ہو جاتی ہے۔ سیکرٹریان مال اور امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے جملہ بھارت کو اپنی جماعت کے بجٹ سال ۱۹۸۱-۸۲ء کا جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا تمام لازمی چندہ جات کی وصولی ہو رہی ہے اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ دے کر ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقررہ معیار کے مطابق اپنے ذمہ لازمی چندہ جات ادا کرنے کی توفیق دے کر اپنے فضلوں کا وارث بنائے آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

مسنون دعا

مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۸۱ء کو خاکسار کی حادثہ میں دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی۔ کچھ وقت ہسپتال میں اور پھر گھر پر زیر علاج رہا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و رحم اور حضور پر نور کی خصوصی دعاؤں نیز احباب جماعت کی التجاؤں سے خاکسار اب روبصحت ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔ خاکسار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اور احباب جماعت کا ممنون ہے جنہوں نے اپنی دعاؤں سے میری مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب سے دعا کی طرز التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق دیتے ہوئے لمبی زندگی سے نوازے اور ہر آن اپنی رضا عطا فرمائے آمین خاکسار عبد المالک نمائندہ رسالہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا سہ ماہی رسالہ

فاتح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو ایک سہ ماہی رسالہ نکالنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اور اس کے لئے 'فاتح' نام پسند فرمایا ہے۔ اس کی رجسٹریشن کے لئے کارروائی ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع مرکزیہ کے موقع پر اس کا ایک نمونہ آپ ملاحظہ کر سکیں گے۔ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ وہ اس رسالہ کے بارے میں تمام خدام کو آگاہ کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ رسالہ کا سالانہ چندہ صرف سات روپے (۷/-) مقرر کیا گیا ہے خریداروں سے چندہ وصول کر کے محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام "مد فاتح" میں ارسال کریں اور ان کے پتہ جات صاف اور خوشخط لکھ کر دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مستقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۲۳۰/- روپے تک ہے۔ بیرونی ممالک کے احباب اس کے مطابق اپنے ملک کی کرنسی کی شرح مبادلہ سے حساب لگا لیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

التوا کانفرنس

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض وجوہ کی بناء پر اس سال خانیور ملکی (مونگھیر) میں منعقد ہونے والی کانفرنس ملتوی کی جاتی ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبار قادیان

مورخہ ۲۱/۹/۸۱ کو پرنسپل صاحب گرلز کالج موضع نُنص والا کی خواہش پر یہ کالج کے ہال میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "ارکان اسلام کا ذکر سکھ مذہب کی مقدس کتب میں" کے عنوان سے اور آپ کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے اور مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ پرنسپل صاحب نے اپنی تقریر میں جماعتی وفد کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی اس سلسلہ کو جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی اس موقعہ پر جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا اور کالج کی لائبریری میں بھجوا دیا گیا۔ ۔۔۔ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب سول ہسپتال امرتسر میں ایکسٹینشن سائنس کے کامیاب آپریشن کے بعد مورخہ ۲۹/۹/۸۱ کو واپس قادیان تشریف لائے۔ ۔۔۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے جماعتی اغراض سے مورخہ ۲۶/۹/۸۱ کو شاہجہانپور کے لئے روانہ ہوئے۔ ۔۔۔ مورخہ ۲۹/۹/۸۱ کو بعد نماز عصر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک کے گیٹ کے سامنے بیرونی احباط میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر کا پُر سوز دعاؤں کے ساتھ سنگ بنیاد رکھا۔ آپ کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل۔ مکرم مولوی بشیر الدین صاحب خادم۔ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز اور مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام نے بھی بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ ازاں بعد محترم میاں صاحب نے پُر سوز اور لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔ اس موقعہ پر شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ ۔۔۔ مورخہ ۲۶/۹/۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹/۹/۸۱ بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد کا ٹیپ

ہوا گیا۔ ۔۔۔ مورخہ ۲۷/۹/۸۱ کو مکرم مبارز احمد صاحب چیمہ ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کے ہاں بچی تولد ہوئی۔ جس کا نام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "امۃ القدوس فائزہ" تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالح و خادم دین بنائے آمین۔ ۔۔۔ مورخہ ۸/۹/۸۱ کو مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کی بڑی بیٹی مکرمہ امۃ الحفیظ کشور صاحب [illegible]

پروگرام دورہ مکرم فرید احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

صوبہ جات آندھرا۔ کرناٹک۔ تامل ناڈو۔ مہاراشٹر۔

احباب جماعت ہائے احمدیہ آندھرا۔ کرناٹک۔ بمبئی۔ مدراس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم فرید احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات دوصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۱۳ اپریل کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت و ملتقین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب سے کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۳/۱۰/۸۱	دڈوال	۸/۱۱/۸۱	۱	۹
بمبئی	۱۵/۱۰/۸۱	۴	۱۸	چنتہ کنٹہ	۹	۲	۱۱
گلبرگہ	۱۹	۱	۲۰	حیدرآباد	۱۱	۲	۱۳
یادگیر	۲۰	۲	۲۲	مُہبلی	۱۴	۱	۱۵
دیودرگ	۲۲	۱	۲۵	لونڈہ	۱۵	½	۱۵
تیماپور	۲۵	۱	۲۶	بلگام	۱۵	½	۱۶
حیدرآباد براستہ یادگیر	۲۶	۱	۲۷	سوربب براستہ مُہبلی	۱۷	۱	۱۸
حیدرآباد	۲۷	۷	۳/۱۱/۸۱	ساگر	۱۸	۱	۱۹
سکندرآباد	۲/۱۱/۸۱	۲	۵	شیموگہ	۱۹	۲	۲۱
عادل آباد	۵	۱	۶	مرکرہ	۲۱	۲	۲۳
شادنگر براستہ حیدرآباد	۶	½	۶	بنگلور	۲۴	۴	۲۸
جڑچرلہ	۶	½	۷	مدراس	۲۷	۲	۴/۱۲/۸۱
محبوب نگر	۷	۱	۸	قادیان	۱۳/۱۲/۸۱	-	-

پروگرام دورہ مکرم بشارت احمد صاحب بطور انسپکٹر تحریک جدید

صوبہ جات اڑیسہ و بنگال

احباب جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ و بنگال کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مکرم بشارت احمد صاحب حیدر بطور انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتالی حسابات و وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۱۳ اپریل کو قادیان سے روانہ ہو رہے ہیں۔ امید ہے کہ جملہ عہدیداران جماعت و ملتقین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب سے کماحقہ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۳/۱۰/۸۱	کٹک	۱۱/۱۱/۸۱	۱	۲/۱۱/۸۱
کلکتہ	۱۵/۱۰/۸۱	۳	۱۸	کیندرا پاڑہ	۲	۱	۳
سورد	۱۸	۱	۱۹	سونگھڑہ	۳	۱	۴
بھدرک	۱۹	۱	۲۰	کٹک	۴	۴	۸
کٹک	۲۰	۱	۲۱	چودوار	۸	۱	۹
سرولیا گاؤں	۲۱	۱	۲۲	کرڈاپلی	۹	۲	۱۱
بھوبنیشور	۲۲	۱	۲۳	پنکال	۱۱	۲	۱۳
نیالی۔ پدنپدا	۲۳	۱	۲۴	کوٹ پلہ	۱۳	۱	۱۴
خوردہ	۲۵	۱	۲۶	تالبر کوٹ	۱۴	۱	۱۵
کیرنگ	۲۶	۲	۲۸	کٹک	۱۵	۱	۱۶
رگاؤں	۲۹	۱	۳۰	بسنہ۔ پردہ	۱۶	۲	۱۸
مانیکا گوڈا	۳۰	۱	۳۱	راول کیلہ	۱۸	۱	۱۹
نیاگڑھ	۳۱	۱	۱/۱۱/۸۱	کلکتہ و مضافات قادیان	۲۰	۶	۲۶
					۲۸/۱۱/۸۱	-	-

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

(حدیث حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

CAL. 275475.

RESI. 273108.

CALCUTTA - 700073.

"چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے اندر سے ہونے پر گواہی دیویں"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

ٹیلسیا ٹرانسپورٹ کمپنی

۸۴۷ ٹیلسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"جو شخص ہماری جماعت میں سے ہے"

"نصرت کسی سے ہیں"

(حضرت امام جماعت)

SUNRISE RUBBER PRODUTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTO WINGS

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

Phone No. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

ٹرانجانسٹ:- انڈین مسلم مشن۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۶ فون نمبر ۴۴۴۱۶

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت مناشی الدین اللہ الملک الودود

ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کیشن ایجنٹ

غلام محمد اینڈ سنز۔ باری پورہ۔ کشمیر ۱۹۲۲۳۲

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم: "باجماعت نماز پچیس درجے بڑھ کر ہے اس نماز سے جو ایک شخص اپنے گھر میں پڑھے۔ اور اس نماز سے جو بازار میں پڑھے" (بخاری کتاب الصلوٰۃ)

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام:- "نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہو تی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں۔ اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں" (الحکم ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

پیشکش: محمد ایوب اختر۔ نیاز سلطانہ۔ پارٹنرز "موٹر کنگ" ۳۲۔ سیکنڈ مین روڈ۔ سی آئی ٹی کالونی۔ مدراس ۶۰۰۰۰۴

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52586 P.P.

ویرائٹی

چپسل پروڈکٹس

پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

۲۲۶ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)

حیدرآباد ہیرے

فون ۴۲۳۰۱

لمیٹڈ موٹر گاڑیوں

اطمینان بخش۔ قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدرآباد موٹر ورکس

نمبر 6-3-253/1/8/A آغا پورہ۔ حیدرآباد۔ ۵۰۰۰۰۱

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑہ۔ برلیس اور ربلیٹ سے تیار کردہ بہترین۔ پائیدار اور معیاری سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ لیڈیز بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ زنانہ و مردانہ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے

RAHEEM COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY -- 400008.

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

ٹیلیفون نمبرز 23-5222 / 23-1652

AUTOCENTRE

آٹو ٹریڈرس

۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برانڈ: ایمبیسڈر ● ہیلمنڈ فورڈ ● ٹرکیکو

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

انصار اللہ بھارت کا دوسرا سالانہ مرکزی اجتماع

اِمسال انصار اللہ بھارت کا سالانہ مرکزی اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء کی تاریخوں میں بروز بدھ۔ جمعرات قادیان میں منعقد ہوگا۔ بھارت کے انصار اللہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے مرکزی سالانہ اجتماع میں شرکت فرمائیں۔ اور اس روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہونے کے لئے ابھی سے سفر کی تیاری شروع فرمائیں۔ زعماء اضلاع و زعماء مقامی سے درخواست ہے کہ اپنی مجالس میں سالانہ مرکزی اجتماع میں شمولیت کی تحریک فرمائیں۔ ہر مجلس اور جماعت سے نمائندگان کا شامل ہونا ضروری ہے۔

چندہ سالانہ اجتماع چونکہ سالانہ اجتماع کے اخراجات کے لئے فنڈ کی فراہمی ضروری ہے تاکہ اخراجات اور اشیاء ضروریہ کی فراہمی میں پریشانی نہ ہو اس لئے مجالس سے چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے جلد از جلد مرکز بھجوا دیا جائے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان